ہندو بھارت کا اقلیتی فرقہ ہیں، عدالتی فیصلہ

الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے کے ذریعے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مسلم تشخص کی تاریخی حیثیت کو منسوخ کر دیا ہے عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی آئین کی دفعہ ۳۰ کے تحت مسلم اقلیتی یونیورسٹی کہلانے کی مستحق نہیں لہٰذا علی گڑھ یونیورسٹی کی پچاس فی صد نشستوں کو مسلمان طالب علموں کے لیے مخصوص کرنے کا قانون آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ جسے منسوخ کیا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ الہ آباد نے اپنے فیصلے کی بنیاد سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر رکھی جو دو سوالات سے بحث کرتا ہے پہلا سوال یہ کہ آیا مسلمان ہندوؤں کے مقابلے میں کیا بھارت میں ایک مذہبی اقلیت ہیں؟ کیوں کہ ہندوؤں کو مذہبی اکثریت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ کیا سر سید احمد خان علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی تھے۔ عدالت عظمیٰ اس نتیجے پر پہنچی کہ جب ہم مسلم اقلیت کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے تمام گروہوں میں مافوق الفطرت ہستی کا عقیدہ متحد اور مشترک ہے اور کوئی گروہ اس عقیدے میں متفرق نہیں اس کے برعکس ہندو طبقاتی و نسلی نظام میں تقسیم ہیں اور ہر فرقے کا علیحدہ تصور مذہب ہے۔ اس منطق کے تحت مسلمان بھارت میں اکثریتی فرقہ ہیں جبکہ ہندو جو بے شمار گروہوں میں منقسم ہیں ایک اقلیتی فرقہ ہیں چوں کہ مسلمان ایک اکثریتی فرقہ ہیں لہٰذا وہ آئین کی دفعہ ۳۰ کے تحت اقلیتی فرقوں کو دیے گئے تحفظ کا فائدہ اٹھانے کے حق دار نہیں ہیں۔ عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ نہ تو مسلمان اقلیتی فرقہ ہیں نہ ہی انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بنائی لہٰذا علی گڑھ یونیورسٹی مسلم اقلیتی تعلیمی ادارہ کہلانے کا مستحق نہیں لہٰذا اس ادارے میں مسلمانوں کے لیے پچاس فی صد نشستیں مختص کرنے کا قانون آئین کی خلاف ورزی ہے۔ بھارت میں اس فیصلے پر شدید احتجاج ہو رہا ہے اصغر علی انجینئر جیسے سیکولر مفکرین نے مطالبہ کیا ہے کہ فیصلہ منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ ''ہندوستان میں مسلمانوں کی نوے فی صد تعداد دولت ہے بمشکل دس فی صد مسلمان اشرافیہ سے تعلق رکھتے تھے جو ۱۹۴۷ء میں سنہرے مستقبل کی تلاش کے لیے پاکستان ہجرت کر چکی ہے اور ہندوستان میں صرف کچلے پسے ہوئے، پسماندہ، درماندہ، غریب اور کنگلے مسلم طبقات رہ گئے جنھیں عموماً کمین ذاتیں کہا جاتا ہے ان ذاتوں نے ہجرت کا فیصلہ نہیں کیا اور اپنی جائے پیدائش چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوئے لہٰذا یہ کمین ذاتیں ان فوائد کی حقدار ہیں جو کہ آئین کی دفعہ ۳۰ کے تحت مذہبی اقلیتوں کو دیے گئے ہیں''۔

☆اویس قادری کی نعت خوانی کا عجیب اسلوب
مولانا اختر رضا خان کی نظر میں

☆مغربی فکر و فلسفے کی تدریس پر توجہ کی ضرورت

☆فرانس، آسٹریلیا، بلجیئم اور روس میں ہنگامے